سوال

(486) رشوت لینے اور دینے والے کی قربانی جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم اپنے ایک دوست کو اس حقیقت سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں کہ رشوت لینے اور دینے والے کی قربانی جائز نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ رشوت دینا اور رشوت لینا ایک سنگین جرم ہے۔ ان دونوں کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''رشوت لینے اور دینے والے دونوں جہنمی ہیں۔''جہنم کی آگ سے مراد ایک تو وہ آگ ہے جس کا مجرم لوگ قیامت کے دن تر نوالہ بنیں گے، دوسری آگ دنیا کی ہے اس سے مراد وہ ناکامی و محرومی ہے جو رشوت خور کا کسی وقت بھی پیچھا نہیں چھوڑے گی۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ''رشوت لینے اور دینے والے دونوں ملعون ہیں۔''لعنت سے مراد وہ بے برکتی ہے جس کے بعد رشوت خور اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محروم ہوجاتا ہے۔ جس کا نتیجہ اس صورت میں برآمد ہوتا ہے کہ اس کا دل بالکل سیاہ ہوجاتا ہے اور اس سے سوچ وبچار کی تمام قوتیں سلب کرلی جاتی ہیں۔ رشوت لینا اور دینا اس قدر سنگین جرم ہونے کے باوجود ایسا عمل نہیں ہے کہ دوسرے اعمال کی خرابی کا باعث ہو، اگرچہ شریعت مطہرہ کے متعلق فکر و عمل کی ایسی بے اعتدالیاں موجود ہیں جو انسان کے دوسرے نیک اعمال کی تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہیں، جیسا کہ شرک کے متعلق صراحت ہے کہ اس کی موجودگی میں انسان کا کوئی عمل بھی صالح قرار نہیں پاتا بلکہ اس کے ارتکاب سے پہلے کئے ہوئے نیک اعمال بھی ضائع ہوجاتے ہیں۔ اس طرح بدعت کا بھی یہی حال ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق: ''صاحب بدعت سے کوئی بھی نیک عمل قبول نہیں کیا جائے گا۔'' رشوت لینا، دینا سخت ترین جرم ہونے کے باوجود ایسا جرم نہیں ہے کہ اس کے ارتکاب سے دوسرے اعمال خراب ہوجاتے ہوں، البتہ رشوت کی رقم سے قربانی یا صدقہ کیا جائے تو بلاشبہ حرام اور ناقابل قبول ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''اللہ تعالیٰ خود بھی پاک ہے اور پاکیزہ عمل کو ہی قبول کرتا ہے۔'' [ترمذی، کتاب الزکوۃ: ٦٦١]

چونکہ رشوت لینا پاکیزہ کمائی نہیں بلکہ حرام اور پلید ہے، لہٰذا اس کی رقم سے خریدا ہوا کوئی بھی جانور اللہ کی بارگاہ میں شرف قبولیت سے محروم رہے گا۔ کسب حلال کی اہمیت مخفی نہیں ہے۔ عبادات کی قبولیت کا دارومدار کسب حلال پر ہے۔ بشرطیکہ قبولیت کی دوسری شرائط بھی ملحوظ رکھی جائیں، وہ ایمان وعقیدہ کی سلامتی اور شرک وبدعت سے اجتناب ہے۔ اس مسئلہ پر بایں پہلو بھی غور کیا جاسکتا ہے کہ بعض اوقات انسان اپنا حق لینے کے لئے رشوت دیتا ہے اور یہ ایک مجبوری ہے، اگرچہ تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے حالات میں اپنے حق سے دستبردار ہوجائے اور رشوت دینے کا سنگین جرم نہ کرے، لیکن جواز کی حد تک اس کی گنجائش ہے، لہٰذا ایسے حالات میں اسے رشوت دینے کی وعید میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ اس بنا پر ہماری ناقص رائے کے مطابق رشوت لینے والا اگر رشوت کی رقم سے قربانی کا جانور خریدتا ہے تو اس صورت میں بلاشبہ اس کی قربانی بے کار اور ضائع ہے، لیکن اگر رشوت خور

قربانی کا جانور خریدنے کے لئے رشوت کا پیسہ استعمال نہیں کرتا تو اس صورت میں یہ کہنا مشکل ہے کہ اسے قربانی نہیں کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:475